بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۹۳۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ALFAZL
RABWAH
قیمت ۳۵ پیسے
جلد ۶۷/۳۲ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۲۲ نبوت ۱۳۵۷ھش ۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

خُدا کی راہ میں خرچ کرنیوالے کو سات سَو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے

مخلوقِ خُدا سے ہمدردی کا ایک بڑا حصہ یہ ہے کہ اس کی بہتری کیلئے مال خرچ کیا جائے

ارشادِ باری تعالیٰ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (اٰل عمران: ۹۳)

ترجمہ:۔ تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ (ترمذی)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اسکے بدلہ میں سات سَو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دُنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علمِ تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصّہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔

ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شَے ہے جو ایمان کا دوسرا جُزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شَے ہے اور اِس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۵، صفحہ ۹۶)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ ۲۲ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ زیورچ سوئٹزرلینڈ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام "طاہر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد شفیع صاحب واہ کینٹ کا پوتا اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف کوٹلی بہرام سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت اور عمر دے اور خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار ناصر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ گلگشت کالونی۔ ملتان)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے تحریکِ دعائے خاص

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

لاہور سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ کئی ڈاکٹر اب تک آپ کا معائنہ کر چکے ہیں لیکن بلڈ پریشر بدستور زیادہ ہی ہے اور ڈاکٹر معلوم نہیں کر سکے کہ باوجود مختلف ادویہ کے استعمال کے بلڈ پریشر میں کمی کیوں نہیں ہو رہی۔ کل کرنل محی الدین صاحب نے بھی معائنہ کیا۔ لیٹے ہوئے بلڈ پریشر ۱۳۰/۲۲۵ تھا لیکن اُسی وقت کھڑا ہونے کی حالت میں لیا تو ۲۲۵ کی بجائے ۱۰۰ تھا۔ کرنل صاحب نے اِس پر بہت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کھڑے ہونے کی حالت میں بلڈ پریشر یکلخت گر جانے کی وجہ سے آپ دو تین مرتبہ غسل خانہ میں گر چکی ہیں۔ اب کرنل صاحب موصوف نے سرہانے کی طرف اینٹیں رکھوا کر سر اونچا کروا دیا ہے۔ مزید ٹیسٹ (TESTS) جاری ہیں۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے خاص توجہ کے ساتھ دعا فرمائیں۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۲۲ر نبوت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ کا درجۂ کمال اور اس کی عظمت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے حتیّٰ کہ اسے انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار و محک ٹھہرایا ہے یعنی کوئی شخص بھی عنداللہ اُس وقت تک متقی نہیں ٹھہر سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو خود اُس کی راہ میں خرچ نہ کرے جیسا کہ سورہ بقرہ کے شروع میں ہی هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ سے ظاہر ہے۔

جہاں تک انفاق فی سبیل اللہ کے قرآنی احکام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں دو طرح کے حکم دیئے ہیں۔ بعض آیات میں اللہ تعالیٰ نے مِمَّا کی حد کے ساتھ اُس کی عطا کردہ نعمتوں کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے یعنی فرمایا یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے ایک حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کے بالمقابل بعض آیات ایسی ہیں جن میں مِمَّا کی حد کے بغیر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یعنی یہ حد نہیں لگائی گئی کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اُس میں سے ایک حصہ خدا کی راہ میں دو بلکہ کہا یہ گیا کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اُسے خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ مثال کے طور پر مِمَّا کی حد کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ:- اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی (خرید و) فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت (کارگر) ہوگی (خدا کی راہ میں) خرچ کرو اور (اس حکم کا) انکار کرنے والے (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

(۲) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ (المنٰفقون آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور (اے مومنو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے موت کے آنے سے پہلے خرچ کرو۔

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (البقرہ آیت ۲۶۸)

ترجمہ:- اے ایماندارو! جو کچھ تم نے کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں اور (نیز) اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں حسب توفیق) خرچ کرو۔

اسی طرح مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ مِمَّا کی حد کے بغیر اُس کی عطا کردہ نعمتوں کو اُس کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

(۱) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ:- اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالو۔

(۲) وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن آیت ۱۷)

ترجمہ:- اور اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

(۳) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الحدید آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے۔

یہ آیات ہم نے بطور نمونہ اور مثال پیش کی ہیں ورنہ اور بھی متعدد ایسی آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کہیں مِمَّا کی حد کے ساتھ اور کہیں اس حد کے بغیر اس کی عطا کردہ نعمتوں کو خود اُس کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے۔ طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کے احکام میں اس فرق کی وجہ کیا ہے؟ کیا جن آیات میں مِمَّا کی حد کا ذکر نہیں اُن میں اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر دینے کا حکم دیا گیا ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انفاق فی سبیل اللہ کے دو درجے بیان کئے ہیں اور ان کے باہمی فرق کو بہت پُر معارف انداز میں واضح فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام کی اس وضاحت سے اس قسم کے سوالات خود بخود حل ہو جاتے ہیں اور دونوں قسم کی آیات میں اس فرق کی حکمت خود بخود نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ حضور نے واضح فرمایا ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں میں سے کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرنا پہلا درجہ ہے۔ یہ درجہ ہر مومن اگر اس میں اخلاص ہو اپنی کوشش سے حاصل کر سکتا ہے اور یہ درجہ اسے ضرور حاصل کرنا چاہیئے لیکن اس سے اگلا درجہ جو کمال پر دلالت کرتا ہے یہ ہے کہ انسان جو کچھ اس کے پاس ہے اسے اپنا نہ سمجھے بلکہ اپنے دل میں اس سے دست بردار ہو کر اسے کلیۃً خدا ہی کا مال سمجھے اور ضرورت پڑنے یا مطالبہ ہونے پر اُسے کلی طور پر خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔ ایسا انسان صرف مال ہی نہیں بلکہ اپنی ہر چیز حتیّٰ کہ ساری زندگی کو خدا کی راہ میں وقف کر دیتا ہے اور وقت آنے اور ضرورت پڑنے پر جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ ایسے شخص کے لئے مِمَّا کی حد باقی نہیں رہتی بلکہ وہ سب کچھ ہی قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار اور آمادہ ہوتا ہے۔ وہ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ کے درجہ سے ترقی کر کے اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کے درجہ میں جو کمال پر دلالت کرتا ہے پہنچ جاتا ہے اور منجانب اللہ اس درجہ پر پہنچنے کے لئے پہلے اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو اس حکم پر کمال مستعدی سے عمل پیرا ہوتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں درجۂ کمال تک پہنچنے کی توفیق بھی عطا کر دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انفاق فی سبیل اللہ کے ان دونوں درجوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"مالی عبادت میں جس قدر انسان اپنی کوشش سے کر سکتا ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ اپنے اموالِ مرغوبہ میں سے کچھ خدا کے لئے دیوے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں فرمایا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ لیکن ظاہر ہے کہ اگر مالی عبادت میں انسان صرف اسی قدر بجا لاوے کہ اپنے اموال محبوبہ مرغوبہ میں سے کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیوے تو یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ماسویٰ سے بکلّی دستبردار ہو جائے اور جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا کا ہو جائے یہاں تک کہ جان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہو کیونکہ وہ بھی مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اُس کے قول مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سے صرف درہم و دینار نہیں ہے بلکہ یہ بڑا وسیع لفظ ہے جس میں ہر ایک وہ نعمت داخل ہے جو انسان کو دی گئی ہے۔

غرض اس جگہ بھی هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ فرمانے سے خدا تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی نسبت انسان اپنی کوشش سے صرف مِمَّا يُنْفِقُوْنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کر سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں لیکن خدا تعالیٰ کا قرآن شریف پر ایمان لانے والے کے لئے اگر وہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کی حد تک اپنا صدق ظاہر کرے گا بموجب آیت هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کے یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس قسم کی عبادات میں بھی کمال تک اس کو پہنچاوے گا اور کمال یہ ہے کہ اُس کو یہ قوت ایثار بخشی جائے گی کہ وہ شرح صدر سے یہ سمجھ لے گا کہ جو کچھ اس کا ہے خدا کا ہے اور کبھی کسی کو محسوس نہیں کرائے گا کہ یہ چیزیں اس کی تھیں جس کے ذریعہ سے اس نے نوعِ انسان کی خدمت کی ...... نوعِ انسان کے لئے ایک مادری ہمدردی اُس کے دل میں پیدا ہو جائے گی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور کوئی چیز اس کی اپنی نہیں رہے گی بلکہ سب خدا کی ہو جائے گی اور یہ تب ہوگا کہ جب وہ سچے دل سے قرآن شریف اور نبی کریم پر ایمان لائے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷)

الغرض انفاق فی سبیل اللہ کا درجۂ کمال یہ ہے کہ انسان اپنی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی عطا اور ملک یقین کرتے ہوئے ضرورت پیدا ہونے پر اسے مِمَّا کی (باقی صفحہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ استدلال اور "ھٰذَا رَبِّیْ" کی تفسیر

ایک دلچسپ علمی مذاکرہ اور اس کی روئیداد

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ و افریقہ

خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مصر میں بھی کچھ عرصہ بطور مجاہد تحریک جدید تبلیغ اسلام کا کام کرنے کا شرف حاصل ہے ۱۹۳۸ء کے آغاز میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ہماری جماعت کا مرکز وہاں کی مشہور شارع الموسکی میں امیر جماعت احمدیہ مصر جناب سید محی الدین الحصنی مرحوم کی کلاتھ مارکیٹ کے بالکل قریب ہی ایک گلی میں تھا جہاں جماعتی اجتماعات ہوا کرتے اور با جماعت نمازیں التزام سے ادا کی جاتی تھیں اور خاکسار بھی وہیں مقیم تھا۔

علمی مذاکرہ

قاہرہ میں قیام کے دوران جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے علاوہ دن بھر مختلف سوسائٹیوں، سیرگاہوں اور پرائیویٹ گھروں میں احمدی احباب کے زیر انتظام تبلیغ کے کثرت سے مواقع میسر آتے رہتے تھے۔ اسی عرصہ میں غالباً فروری ۱۹۳۸ء میں مکرم مولانا محمد سلیم صاحب سابق مبلغ انچارج بلاد عربیہ بھی فلسطین سے مصر تشریف لے آئے اور تبلیغی اور جماعتی مصروفیات زیادہ ہو گئیں۔ ایک روز اتفاقیہ طور پر ہم دونوں یونیورسٹی جامعہ ازہر کے قریب ایک مشہور باربر شاپ میں حجامت بنوانے کی غرض سے جا پہنچے۔ میری عمر اس وقت ۲۲ سال تھی اور مولانا صاحب ۲۷ سال کے لگ بھگ تھے۔ اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے ہمارے وہاں بیٹھے بیٹھے جامعہ ازہر کے دو ادھیڑ عمر عالم دین پروفیسر بھی حجامت بنوانے کے لئے تشریف لے آئے ہمیں اپنے مخصوص لباس اچکنیں، سبز پگڑیاں اور شلواریں پہنے دیکھ کر وہ کچھ حیران سے ہوئے۔ پھر ان میں سے ایک نے سلام و تعارف کے بعد تفصیلی طور پر ہمارا حال و احوال پوچھنا شروع کر دیا۔ برادرم مولانا محمد سلیم صاحب نے انہیں بتایا کہ ہم مبلغین اسلام ہیں اور ہماری آمد کی غرض تبلیغ اسلام اور مسلمان عوام کو علوم قرآن اور اس کے حقائق و معارف جدیدہ سے متعارف کرانا ہے۔

عربی و عجمی میں مزعومہ فرق

اس پر وہ دونوں بزرگ پہلے تو قہقہہ لگا کر اتنے زور سے ہنسے کہ سب حاضرین ہماری طرف متوجہ ہو گئے پھر کہنے لگے۔ قرآن کریم تو ہماری مادری زبان عربی میں ہے اور ہم عرب لوگ ہی اسے پوری طرح سمجھ سکتے ہیں ہمیں آپ کیا سکھائیں گے۔ آپ ہندی اور عجمی ہیں آپ اس فصیح و بلیغ عربی میں نازل شدہ کلام الٰہی کے علوم اور حقائق و معارف ہم مصریوں سے زیادہ جاننے کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہیں؟

مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے انہیں بتایا کہ بے شک عربی زبان کے آپ ماہر ہیں اور یہ چونکہ آپ کی مادری زبان بھی ہے اس لئے آپ بہرحال اس زبان پر ہم سے زیادہ حاوی ہیں لیکن قرآن کریم کے علوم اور اس کے روحانی حقائق و معارف کے خزانے اللہ تعالیٰ کی دین ہے وہ ہر زمانہ میں جسے چاہتا ہے سکھا دیتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کو ہندوستان میں مبعوث فرما کر دنیا کے لوگوں کے لئے، اس زمانہ کے حالات کے مطابق قرآن کریم کے علوم اور اس کے روحانی خزائن سے انہیں آگاہ فرمایا اور ان کی وساطت سے ان نئے علوم کے خزائن سے حصہ رسدی کے طور پر ہمیں بھی خدا کے فضل سے وافر ملا ہے۔

یہ ہندی لڑکے

یہ سن کر وہ کچھ مذاق کا انداز اختیار کرتے ہوئے دوکان میں موجود لوگوں سے کہنے لگے۔ "دیکھیں یہ دونوں ہندی لڑکے ہم مصریوں کو قرآنی علوم سکھانے یہاں آئے ہوئے ہیں بھلا یہ ہندوستانی عبادین بقر قرآن کریم کی حقیقت کو کیا جانیں بچارے یونہی شیخی خورے ہیں ہم عرب ان سے علوم شریعت کا کونسا حصہ سیکھیں گے شریعت اسلام ہمی کے ذریعہ تو دنیا کے کونے کونے میں پہنچی ہے اور ہم اس کے احکام اور علوم کی حقیقت اور حکمتیں ہر قوم سے زیادہ جانتے ہیں۔ بہتر ہے یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے یہ لوگ واپس جا کر اپنے ملک کے مشرکوں اور ہندوؤں کو اسلام سکھائیں۔

علمی مقابلے ہمارا مقصد نہیں

اس پر مولانا محمد سلیم صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے اور فصیح و بلیغ عربی میں انہیں عرض کی کہ آپ ہمارے بڑے واجب الاحترام بزرگ ہیں اور آپ سے علمی مقابلے کرنا ہماری اس ملک میں آمد کا مقصد نہیں ہے اور نہ ہماری یہ خواہش ہے بلکہ اگر آپ پسند فرمائیں تو ہم آپ کی شاگردی کرنے کو تیار ہیں ہم آپ سے آج یہاں قرآن کریم کی ایک دو آیات کی تفسیر سمجھنا چاہتے ہیں۔ آپ ذرا وضاحت سے سمجھا دیں تو ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔

چنانچہ جب وہ اس پر بخوشی رضامند ہو گئے تو مکرم مولانا محمد سلیم صاحب نے اسی وقت سورۃ انعام کی آیت ۷۶ سے ۷۹ تک تلاوت کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعلق اس واقعہ کا صحیح مطلب اور تفسیر ان سے دریافت کی۔ جس میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک ستارہ دیکھا جسے دیکھتے ہی وہ پکار اٹھے "ھٰذَا رَبِّیْ" یہ میرا رب ہے۔ لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا۔ نہیں میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر جب چاند چمکتا ہوا دیکھا تو انہوں نے کہا۔ "یہ میرا رب ہے" لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو آپ نے کہا نہیں۔ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں گمراہوں میں سے ہو جاتا مگر اس کے بعد جب سورج کو چمکتے ہوئے دیکھا تو پکار اٹھے "ھٰذَا رَبِّیْ" یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم میں تمہارے ان خداؤں سے بیزار ہوں میں نے ان تمام کج راہوں سے بچتے ہوئے اپنی توجہ کو واحد خدا کی طرف پھیر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

محترم سلیم صاحب نے ان سے وضاحت طلب کرتے ہوئے عرض کی کہ ان آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی ہونے کے باوجود اپنی عمر کے کسی حصے میں شرک میں مبتلا رہے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تو شرک کے قریب بھی نہیں جاتے اور ایک تائب مشرک بھی نبوت کے درجہ سے مشرف نہیں ہو سکتا کیونکہ نبی کے لئے مسلّمہ طور پر **معصوم عن الشرک والاثم** ہونا ضروری ہے اس کی ساری زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے خود شرک نہیں کیا اور سورج چاند ستاروں کو کبھی نہیں پوجا۔ بلکہ صرف مشرکین کو سمجھانے کے لئے فرضی طور پر یہ بظاہر مشرکانہ فقرے استعمال کئے تھے تو بظاہر ان آیات کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس کے کہ اس طرز استدلال اور مفہوم کی تائید میں خود قرآن، حدیث اور لغت عرب سے کوئی مثال پیش کی جائے کیونکہ حضرت ابراہیم صاف طور پر بار بار فرماتے ہیں "ھٰذَا رَبِّیْ" یہ میرا رب ہے گویا پہلے وہ ستارے کو پوجتے رہے تھے پھر چاند کو پوجا اور آخر میں سورج کو۔ جب ان پر سچے خدا کی خدائی منکشف ہوئی تو موحد ہو گئے اور ایک خدا کو پوجنے لگے۔ پس بظاہر واضح ہے کہ وہ ایک وقت تک مشرک رہے نعوذ باللہ تعالیٰ!

بزرگ علماء کا جواب

مکرم مولانا صاحب نے جب بڑی سریلی ہندوستانی آواز اور لہجہ میں ان آیات کی تلاوت کی تو کام میں مشغول باربر وغیرہ بھی ہماری طرف متوجہ ہو گئے اور مولوی صاحب کا پورا سوال بڑے غور اور توجہ سے سنتے رہے۔

مولانا موصوف کا یہ سارا بیان سن کر دونوں بزرگ علمائے کرام پر کچھ حیرت سی طاری ہو گئی تاہم جلد ہی سنجیدہ ہو کر ان میں سے ایک بزرگ کہنے لگے۔

"دیکھو بات تو صاف ہے آپ اسے پیچیدہ بنا کر غلط معنی لے رہے ہیں درحقیقت یہ سب سوالیہ فقرے ہیں جو استفہام انکاری پر دلالت کرتے ہیں آپ یونہی اعتراض کر رہے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تو مشرکین کو سمجھا رہے ہیں کہ غروب ہونے والی چیزیں جو کسی اور کے حکم کے ماتحت چلتی ہیں ہماری خدا کیسے ہو سکتی ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس کے حکم سے یہ اپنے اپنے کام پر مامور ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب الجواب

برادرم مولانا محمد سلیم صاحب نے عرض کیا۔ "آپ درست فرماتے ہیں۔ ہم بھی عقیدۃً یقینی طور پر حضرت ابراہیمؑ کو خدا کا برگزیدہ نبی اور شرک سے کلی طور پر پاک اور معصوم نبی یقین کرتے ہیں لیکن یہاں ان آیات میں استفہام انکاری کے ثبوت کے لئے کوئی نقلی یا معقول قرینہ بھی تو آپ کو ثابت کرنا چاہیئے اگر آیت میں صرف "ھٰذَا رَبِّیْ" ہوتا تو یہ معنی قابل غور ہو سکتے تھے لیکن حضرت ابراہیمؑ تو فرماتے ہیں:۔

"ھٰذَا رَبِّیْ ھٰذَآ اَکْبَرُ"

گویا وہ تو اس طرح کے خدا ہونے کی دلیل بھی ساتھ دے رہے ہیں کہ یہ میرا رب ہے۔ کیونکہ یہ سب سے بڑا ہے اگر محض استفہام انکاری اور مشرکین کو جھوٹے اور ملزم کرنا ان کا مقصد ہوتا تو وہ "ھٰذَآ اَکْبَرُ" کہہ کر اپنے بیان کو مزید مضبوط نہ بناتے۔

مولانا صاحب کا یہ جواب الجواب سننے کے بعد بھی وہ حضرت ابراہیمؑ کے اس استفہام انکاری کو معقول اور مدلل طریق سے بیان نہ کر سکے اور یونہی ٹال مٹول کر کے یہ کہتے رہے کہ "تفسیروں میں تو یہی کچھ لکھا ہے جو ہم نے بیان کر دیا ہے ہم تو گزشتہ تفسیروں کو مانتے ہیں۔ ان میں جو لکھا ہے وہ درست ہے ہمارے بزرگ جھوٹے تو نہ تھے۔ اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے۔ واللّٰہ اعلم۔ قرآن کریم کے بارہ میں زیادہ بحث کرنا منع ہے اس اتنا ہی کافی ہے۔"

اس پر حاضرین میں سے دو تین نوجوان ان کے پیچھے پڑ گئے اور کہنے لگے آپ اب پرانی پیچھا کیوں چھڑا رہے ہیں۔ ابھی ابھی تو آپ فرما رہے تھے کہ آپ ان ہندوستانیوں سے زیادہ قرآن کریم جانتے ہیں۔ اب یا تو آپ ان ہندی مہمانوں کی اور ہماری بھی اس مسئلہ کے بارے میں تسلی کرائیں یا پھر ان کو مذکورہ بالا آیات کی صحیح تفسیر بیان کرنے کا موقع دیں۔ بہر صورت تو انہوں نے آپ کو لاجواب کر دیا ہے۔

عرب قوم سے محبت اور عقیدت

اس مرحلہ کو ذرا نازک دیکھ کر محترم مولانا محمد سلیم صاحب نے ان بزرگ علماء کی عزت افزائی کے لئے ان کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے دوبارہ ان سے عرض کیا کہ ہم آپ کو پہلے بھی بتا چکے ہیں کہ ہمارا آپ سے مقابلہ کرنے کا قطعاً کوئی ارادہ نہیں ہے ہم یہاں تقابل کے لئے نہیں آئے آپ تو ہمارے واجب صد احترام بزرگ ہیں اور آپ عرب ہیں جن کے حضرت سرور کائنات صلعم کے وجود اقدس کی وجہ سے عقیدت اور دلی محبت ہے۔ آپ کی قوم کے ذریعہ جو روشنی اور نور و ہدایت اسلام کی شکل میں ہمارے ملک میں پہنچا۔ ہم نہ صرف اس کے شیدائی ہیں بلکہ عرب قوم اور عرب علماء اور سب بزرگان امت اور مفسرین سلف و خلف کی خوبیوں اور علمی کارناموں کے قائل ہیں اور دل و جان سے ان کی قدر کرتے ہیں۔ پس آپ ہمیں غیر اور اجنبی نہ سمجھیں بلکہ جیسے شفیق و نعم ایک مشفق اور دانشمند استاد اپنے کسی شاگرد رشید کے منہ سے کوئی دلپسند سچائی یا کسی مسئلہ کا اچھوتا حل سن کر خوشی سے پھولا نہیں سماتا اسی طرح آپ بھی ہم سے ہماری باتیں اسی فراخدلی اور محبت سے سن لیں اگر قابل قبول نہ ہوں تو بے شک رد کر دیں۔

مولانا صاحب کی یہ باتیں سن کر ان میں سے ایک بزرگ عالم بولے:۔

"طیّب، طیّب!
اَحْسَنْتَ یَا اِبْنِی
اَحْسَنْتَ۔ اَلْاٰنَ
ھَاتِ مَا عِنْدَکَ مِنْ
تَفْسِیْرِ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ
نَحْنُ نَسْمَعُ وَ نُصْغِیْ
لَکَ اَنْتَ شَابٌّ
مُثَقَّفٌ وَعَالِمٌ بِلَا
شَکٍّ!"

ہاں ہاں بیٹا! آپ نے بہت اچھی تجویز پیش کی ہے اب ان آیات کی تفسیر میں جو کچھ آپ جانتے ہیں آپ ارشاد کریں۔ ہم پوری توجہ سے تمہارا بیان سنیں گے تم واقعی ایک عالم دین، سمجھدار اور بڑے مثقف و مہذب نوجوان لگتے ہو۔

(باقی)

○

ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا اجلاس عام

جھنگ ۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء۔ آج سابق فوجیوں کا ایک اجلاس عام جناب فاروق نذیر ہارون صاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کی صدارت میں جناح ہال ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں ۱۱ بجے قبل دوپہر منعقد ہوا جس میں ضلع بھر سے آنے والے سابق فوجیوں نے شرکت کی۔

اجلاس میں محترم محمد امیر صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ نے گزشتہ سال کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ آپ نے تفصیل سے ان کوششوں کا ذکر فرمایا جو گزشتہ سال بورڈ کی طرف سے سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں کی گئیں۔ آپ نے فرمایا۔ جھنگ میں سابق فوجیوں کی سہولت کے لئے ریسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا مطالبہ کئی سالوں سے کیا جا رہا ہے۔ اس سال تین کنال کا ایک پلاٹ اس غرض کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور اب مزید محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے۔ فوجی فاؤنڈیشن کی طرف سے سابق فوجیوں کے لئے یوٹیلٹی سٹور کھولنے کی تجویز ہے۔ بورڈ اس سلسلہ میں مطلوبہ کوآپریٹو سوسائٹی بنانے کی کوشش کر رہا ہے

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سابق فوجیوں نے اپنی عمر کا بہترین حصہ ایک نیک مقصد کے لئے گزارا ہے اور وہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان کی فلاح و بہبود کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ کسی سابق فوجی کو کوئی مشکل پیش آئے یا اسے کوئی تکلیف ہو تو وہ اسے سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی وساطت سے پیش کرے۔ اس طرح اس مشکل کے حل میں دیر نہیں ہوگی۔ انہوں نے فرمایا۔ میرے دوروں کے دوران بھی علاقہ کے سابق فوجی مجھے ملتے رہیں تاکہ موقعہ پر ہی ان کی مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے

ڈپٹی کمشنر صاحب نے مزید فرمایا کہ سیکرٹری بورڈ فوجی فاؤنڈیشن سے رابطہ پیدا کریں اور ضلع میں بعض صنعتیں لگوانے کا انتظام کریں۔ اس سے نہ صرف سابق فوجیوں کو روزگار مہیا ہوگا بلکہ علاقہ کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

اجلاس کے اختتام پر محترم سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی طرف سے تمام شرکاء اجلاس کو چائے پیش کی گئی۔ (نامہ نگار)

دعائے مغفرت

محترمہ رحیم بی بی صاحبہ والدہ مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایم بی بی ایس میو ہسپتال لاہور ۳ نومبر ۱۹۷۸ء کو آٹھ بجے صبح بعمر قریباً ۷۵ سال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ کے بعد جو محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھائی۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ ضلع ساہیوال نے کرائی۔

مرحومہ بہت مخلص، مہمان نواز اور صوم و صلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے سب مخلص احمدی اور صاحب اولاد ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(چوہدری) عبدالحق۔ دارالیمن۔ ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار عرصہ سے شدید بیمار ہے۔ (رانا عبدالحمید خان صدر جماعت احمدیہ داؤد)

(۲) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب گورایہ محلہ دارالعلوم ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

(۳) مکرم عبدالرحیم صاحب یونس کی ایک حادثہ میں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور ٹانگ کی ہڈی میں ضرب پہنچی ہے۔ جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔
(مسعود احمد خورشید سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ سوسائٹی کراچی ملہ ۲۹)

(۴) میرے خسر شیخ نصیر احمد صاحب آف اوکاڑہ میڈیکل وارڈ میو ہسپتال لاہور میں شدید علیل ہیں۔ (امین الرشید ہاشمی لاہور)

(۵) ایک حادثہ میں میرے پاؤں میں چوٹ لگ گئی ہے۔
(محمد ادریس عرفانی میرپور خاص سندھ)

(۶) اہلیہ مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر آف ڈیرہ غازی خان بس کے حادثہ میں زخمی ہو گئی ہیں
(محمد عثمان شاہ کارکن دفتر امانت خزانہ)

(۷) میری والدہ صاحبہ انگلینڈ سے پاکستان آرہی ہیں۔
(امینہ شمیم اہلیہ شیخ عبدالحمید فاروقیہ ضلع تھرپارکر)

احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع ۷۸ء کی مختصر روداد

(۳)

۲۱ر اکتوبر ——— بروز ہفتہ

تیسرا اجلاس

تیسرے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی جو محترمہ شاہدہ قدسیہ صاحبہ ربوہ نے کی اور نظم محترمہ ناہید سیوجی صاحبہ ربوہ نے پڑھی۔

اس کے بعد مقابلہ حُسنِ قرأت لجنہ اماء اللہ ہوا جس کے لئے سورہ صف کا آخری رکوع مقرر کیا گیا۔ منصف کے فرائض محترم قاری محمد عاشق صاحب نے سرانجام دیئے۔ ۱۸ لجنات کی ۲۶ ممبرات میں سے

اوّل	محترمہ ناہید سیوجی صاحبہ	ربوہ
دوم	" امتیاز بیگم صاحبہ	"
سوم	" امۃ العلیم صاحبہ	"
چہارم	" عظمیٰ مومن صاحبہ	کراچی قیادت ۱
	" رفعت شاہانہ صاحبہ	لاہور

اس کے بعد محترمہ نسیم سعید صاحبہ ایم اے لاہور نے "ترتیب اولاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں دس بجے محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے "رسومات کے خلاف جہاد" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ لجنہ اماء اللہ ہوا۔ وقت کی کمی کے باعث ۴ منٹ فی تقریر وقت دیا گیا۔ اس مقابلہ میں ۱۲ لجنات کی ۱۵ مقررات نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر کیں:۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر، سیرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم، احمدی مستورات کا رسومات کے خلاف جہاد، وفاتِ مسیح پر لندن کانفرنس۔

منصفین کے فرائض محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ ربوہ، محترمہ حفیظہ الرحمٰن صاحبہ حیدرآباد اور محترمہ طاہرہ طلعت صاحبہ لاہور نے سرانجام دیئے۔

وقت کی کمی اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آمد کے باعث مقابلہ درمیان میں روک دیا گیا۔ بقیہ مقابلہ چھٹے اجلاس انگریزی تقریری مقابلہ کی جگہ ہوا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق:۔

اوّل	راشدہ اشرف صاحبہ	ربوہ
دوم	امۃ النصیر قادر صاحبہ	"
	رقیہ خالد صاحبہ	لاہور
سوم	امۃ النور صاحبہ	ربوہ
	سیدہ فائزہ بشریٰ صاحبہ	"
چہارم	امۃ الباسط صاحبہ	جہلم

قرار پائیں۔

سوا گیارہ بجے حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلوہ افروز ہوئے۔ حضور کی تقریر کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ۱۲ بجکر ۴ منٹ پر اجتماعی دعا کے ساتھ حضور کی پُرمعارف تقریر اختتام پذیر ہوئی۔

نام کی تبدیلی

مَیں نے اپنا نام امۃ المبارکہ کی بجائے ثوبیہ ہُما رکھ لیا ہے۔ مجھے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

ثوبیہ ہُما بنت چوہدری محبوب احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک۔ ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کو تقریباً پندرہ دن سے عصابی درد دل اور ضعف کی تکلیف ہے اور باوجود علاج معالجہ کے افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے۔

(نور الدین خوشنویس روزنامہ الفضل ربوہ)

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا)
قیمت ۲۸/۰ کورس
مینیجر دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے۔ مومن مایوس نہیں ہوتا۔
اپنی بیماری کے علاج کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
نوٹ:۔ جواب کے لئے ۲۰ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔
فاضل الطب والجراحت حکیم حسن احمد فاروقی دواخانہ دارالامان ربوہ

اداریہ ——— بقیہ صفحہ ۲

حد کے بغیر کُلّی طور پر خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہ اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ کی بجائے صرف اَنْفِقُوا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا حکم دیا ہے۔ مراد یہ کہ انفاق فی سبیل اللہ میں مِمَّا کی حد باقی نہ رہے اور بوقت ضرورت اور عند الطلب ایک مومن کو سب کچھ ہی خدا کے لئے خرچ کرنے میں کوئی تردّد محسوس نہ ہو۔

شادی کی تقاریب

۱۔ ربوہ —— ۹ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات عزیز پیر طارق ندیم سلمہٗ ابن محترم پیر نصیر احمد صاحب آف سوئی گیس کالونی فیصل آباد اور عزیزہ روبینہ یاسمین سلمہا بنت مکرم پیر مسعود احمد صاحب آف دارالصدر غربی ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ دولہا اور دلہن محترم کیپٹن محمد اسلم صاحب ربوہ کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ۸ر نومبر ۱۹۷۸ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔ ۹ر نومبر کو بارات فیصل آباد سے ربوہ آئی اور بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں فیصل آباد اور ربوہ کے احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر مؤرخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

محترم پیر نصیر احمد صاحب نے ۱۰ر نومبر کو بعد نماز مغرب سوئی گیس کالونی فیصل آباد میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ اور فیصل آباد کے بعض احباب جماعت کے علاوہ سوئی گیس فیصل آباد کے متعدد مقامی افسران نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

۲۔ ربوہ —— بتاریخ ۱۰ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک عزیز محمد سلیمان ایم ایس سی ابن مکرم قاضی محمد یوسف صاحب واقفِ زندگی ربوہ اور عزیزہ افتخار النساء نجم بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب دارالبرکات ربوہ کی تقریب شادی عمل میں آئی جس میں مقامی احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض افراد اور بعض خواتینِ مبارکہ نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب نکاح و رخصتانہ کا آغاز بعد نماز عصر عمل میں آیا۔ پہلے محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر دونوں کے نکاح کا اعلان کیا۔ بعد ازاں رخصتی کی تقریب کے سلسلہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے عورتوں میں علیحدہ دعا بھی کرائی اور عزیزہ سلمہا کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

اگلے روز ۱۱ر نومبر کو بعد نماز ظہر مکرم قاضی محمد یوسف صاحب نے کوارٹرز تحریک جدید میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مقامی احباب خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین اللّٰھم آمین۔

(ادارہ)

۳۔ میرے بیٹے سید شریف احمد صاحب ہاشمی اسلام آباد کی شادی کی تقریب ہمراہ سیدہ خالدہ ادیب صاحبہ بنت محترم سید رحمت علی شاہ صاحب لاہور مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات عمل میں آئی۔ بارات فیصل آباد سے لاہور (کے۔سی انڈسٹریز۔ جی ٹی روڈ) پہنچی۔ نکاح محترم خواجہ محمد شریف صاحب صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور نے مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ۱۰ر نومبر بروز جمعۃ المبارک دعوتِ ولیمہ کے ساتھ اس تقریب کا خدا کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ فرمائے۔

(سید عطا حسین شاہ کوارٹر نمبر ۱۹/۲ کینال کالونی فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود ٹاؤن

عظیم تر حسین تر

آئی سی ایف اور نیو پاک جیولرز کا عظیم ترین مشترکہ رہائشی منصوبہ

ماڈل ٹاؤن سے ذرا آگے لاہور کی اضافی بستی ٹاؤن شپ کے بالمقابل ۲۶۰۰ کنال پر پھیلی ہوئی شہر لاہور کی جدید ترین رہائشی بستی جہاں فیروزپور روڈ، ماڈل ٹاؤن، فیصل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ سے آنے والے راستوں کا سنگم ہوتا ہے۔

ایل ڈی اے کی پلاننگ کے عین مطابق

- محل وقوع کے اعتبار سے بہترین
- ایک ایک کنال کے پلاٹوں پر مشتمل فرسٹ فیز کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے
- آمدو رفت اور نقل و حمل کی سہولتوں کے پیش نظر ۱۵۰ فٹ چوڑی مین روڈ سے ۶۰ فٹ چوڑی سڑک ملحقہ باقی سڑکوں کی کم از کم چوڑائی ۳۰ فٹ
- وسیع و عریض کھیل کے میدان اور خوبصورت پارک
- مسجد، کالج، ڈسپنسری، ہسپتال، ڈاکخانہ، تارگھر اور دوسری تمام اضافی سہولتوں کے ساتھ

سیوریج پائپ لائن، پکی سڑکوں کی تعمیر، سٹریٹ لائٹس کی تنصیب اور دوسرے تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہیں جن کے مکمل ہونے کے بعد محمود ٹاؤن کو سرسبز و شاداب بنانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کی سہولتیں بہت جلد فراہم کر دی جائینگی

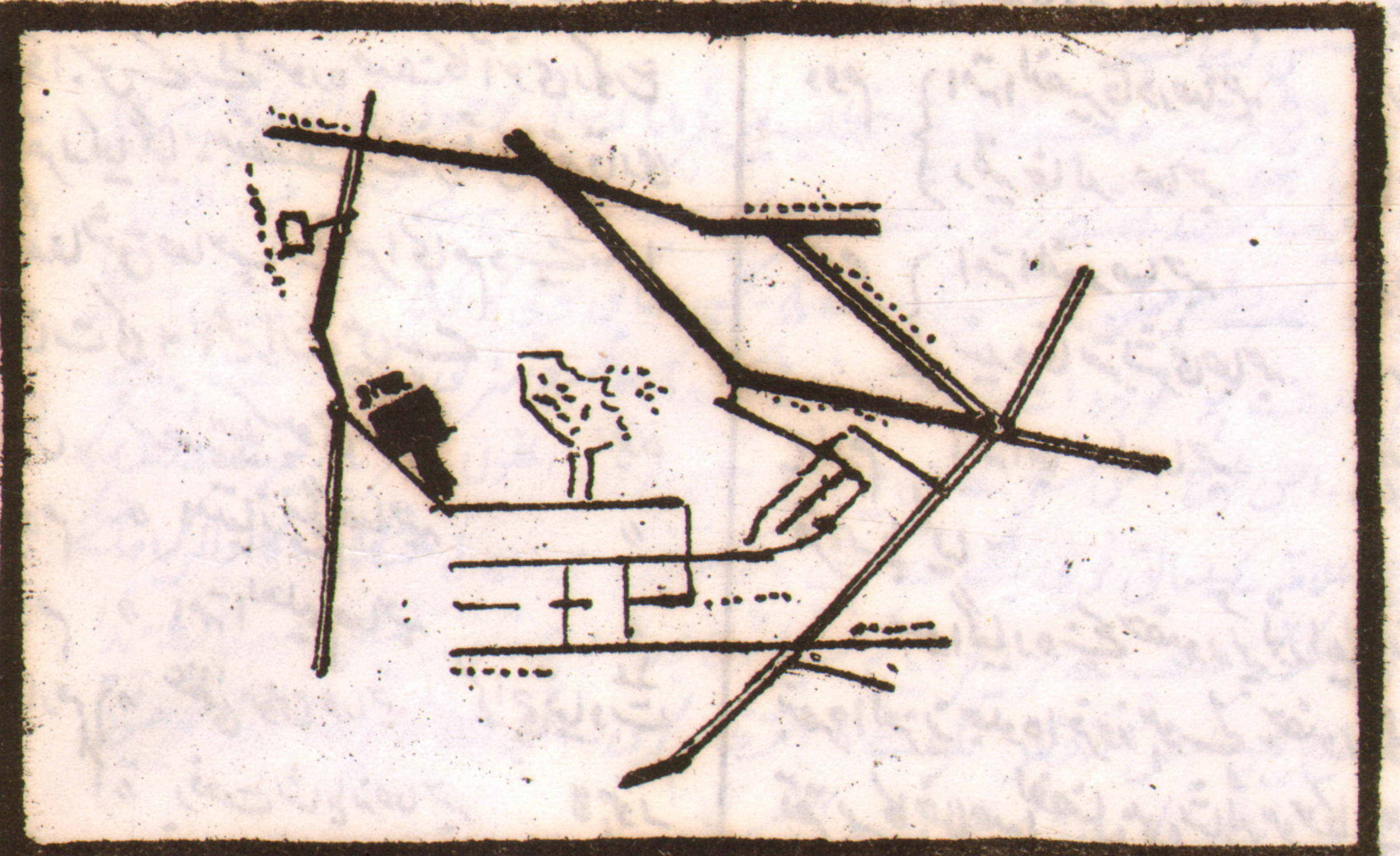

۶۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ ۳۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ

قیمت:	اے بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
	بی بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
	سی اور ڈی بلاک		۲۵ ہزار روپے کنال

تجارتی پلاٹوں پر قیمت: ۱۲ ہزار روپے فی دوکان

مخصوص پلاٹوں کی قیمت: ۲۵ فیصد زائد ہوگی۔

ترقیاتی اخراجات ۲۰ ہزار روپے فی کنال ہیں۔ جو تین قسطوں میں چھ ماہ کے اندر ادا کئے جا سکتے ہیں۔

پلاٹ کی کل قیمت کا ایک چوتھائی بطور زر بیعانہ آئی سی ایف کی کسی بھی شاخ میں جمع کرا کے الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں بقایا رقم ۴۵ دن کے اندر بمعہ خرچہ رجسٹری جمع کروا کے بیعنامہ رجسٹری مکمل کرائیں

محمود ٹاؤن کا نقشہ انتہائی تجربہ کار اور قابل ماہرین تعمیرات نے تیار کیا ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ محمود ٹاؤن ہر لحاظ سے ایک جدید ترین رہائشی بستی ہو۔

جہاں پر آئی سی ایف کی برانچ نہ ہو ڈرافٹ یا چیک بنام آئی سی ایف اچھرہ روانہ کریں۔

تفصیلات کیلئے

انڈسٹریل اینڈ کمرشل فنانس لمیٹڈ
کی کسی بھی شاخ سے رجوع کریں۔

جینسن بلڈرز ہیڈ آفس محمود ٹاؤن: ۶۰-اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور فون: ۴۰۹۷۴